قیمت سالانہ اٹھارہ روپے
ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۴ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش | ۲۱ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۴ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۸۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا آج ماؤف دانت نکالا گیا۔ ابھی تک درد باقی ہے۔ درد نقرس بھی بدستور ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مکرم صوفی عزیز احمد صاحب واقف زندگی کل ۳ بجے کی گاڑی سے بغرض تجارت امریکہ روانہ ہو گئے۔ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر بہت سے احباب موجود تھے۔ جنہوں نے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان انہیں رخصت کیا۔

کل دوپہر کو چودھری محمد شفیع صاحب اسسٹنٹ انجینئر نے اپنے لڑکے محمد لطیف صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔

آج ۶ بجے شام فیروز محی الدین صاحب واقف زندگی نے ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں اپنے لڑکے کی ولادت کی تقریب پر [illegible] دعوت دی۔

عالمگیر امن کا خواب

اسلام امن کا پیغام ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر نبی کے ذریعہ یہ امن کا پیغام دنیا کو بھیجا۔ آخر میں یہ پیغام غار حرا میں سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو امن کا پیغام سمجھ کر سنا۔ اور امن کا پیغام سمجھ کر قبول کیا۔ مبشرین کی ایک چھوٹی سی جماعت کھڑی ہو گئی۔ اور یہ بشارت گھر گھر میں پہنچنے لگی۔ اس وقت عرب ایک ایسا ملک تھا۔ جہاں کوئی قانون کوئی نظام نافذ نہ تھا۔ قبیلہ قبیلہ اپنی اپنی جگہ خود مختار تھا نہیں بلکہ ہر فرد آزاد تھا۔ مادر پدر آزاد۔ جو جی چاہتا کرتا۔ کوئی اخلاقی یا معاشرتی پابندی اسکو اپنی من مانی کرنے سے نہیں روک سکتی تھی۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ الغرض تمام سوسائٹی پارہ پارہ تھی۔ قتل وغارت۔ بدامنی۔ بدنظمی۔ اس وقت کی عرب سوسائٹی کا طرہ امتیاز تھا۔

اس طوفانی اور زلزلہ خیز فضا میں خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیغام سنایا۔ مگر صدیوں کی الجھی ہوئی اور مشتعل مزاجوں پر اس کا وہی اثر ہوا۔ جو ایک آتش زدہ جنگل پر پانی کے چند چھینٹوں کا ہو سکتا ہے۔ بزرگان قوم برافروختہ۔ عزیز واقارب ناراض دوست آشنا بدظن۔ ہمسائے دشمن۔ اپنے بیگانے بن گئے۔ سوائے چند سعید روحوں کے کسی نے اس پیغام کا خیر مقدم نہ کیا ان میں بھی سوائے چند کے سب کے سب غلام۔ ذلیل۔ ادنےٰ۔ کمزور۔ جن میں دنیاوی لحاظ سے کوئی خوبی نہ تھی۔ جن کا کوئی وقار نہ تھا۔ لیکن یہی ہیں۔ جو بعد میں صحابہ رسول کے معزز نام سے مخاطب کئے گئے جن کی خاک پا ہونے کی حسرت بڑے بڑے باجبروت شہنشاہ اپنے دلوں میں لے گئے۔ ان غرباء نے امن کے پیغام کو سنا۔ اور اس کو اپنا لیا۔

مگر انہیں اس کی بہت بڑی قیمت ادا کرنا پڑی۔ ایسی ایذائیں برداشت کرنا پڑیں۔ کہ جن کا تصور بھی انسان کو کپکپا دیتا ہے۔ خود اس ذات سراپا رحم وکرم کو بھی اسی طرح برداشت کرنی پڑیں۔ جس طرح ایک ادنےٰ غلام کو۔ حضور علیہ السلام خود بھی ایذائیں سہتے۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی جلتی ہوئی ریت پر جھلستا دیکھتے مگر اف نہ کرتے۔ یہ قیمت تھی اس بات کی کہ قوم کو امن کا پیغام سنایا تھا۔ طائف والوں کی سنگ باری شعب ابی طالب کی نظر بندی ایسے واقعات نہیں کہ جن کو سنکر آنکھیں آنسوؤں کی بارش نہ کرنے لگیں۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سب سلوک کے عوض میں کرتے تو یہ کرتے۔ کہ راتوں جاگ جاگ کر گڑگڑا کر اپنے ایذا دینے والوں کے لئے دعائیں مانگتے۔

سب کچھ برداشت کیا۔ مگر امن کو قائم رکھنے کے لئے کوئی دفاعی تدبیر اختیار کی بھی تو یہی کہ اپنے ساتھیوں کو بھی ہجرت کا حکم دیا۔ اور خود بھی اپنے وطن مالوف کو چھوڑ دیا۔ اور اس دور دراز شہر میں جا بسے۔ جو بعد میں مدینۃ النبی کہلایا۔ یہ سب کچھ محض اس لئے برداشت کیا۔ کہ دنیا کا امن درہم برہم نہ ہو۔ کیونکہ آپ کا آوردہ پیغام عالمگیر امن کا پیغام تھا۔ آپ نے پھونک پھونک کر قدم رکھا۔ کہ خفیف سے خفیف ٹھوکر بھی کسی کو نہ لگے کیونکہ کفر تو بہانے کی تلاش میں ہر وقت لگا تھا۔

لیکن ہر طرح کی احتیاط برتنے کے باوجود دشمنوں نے جو آگ بھڑکائی۔ تو پھر اس کو ٹھنڈا ہونے نہ دیا۔ جنہوں نے مکہ کی فضا میں شعلے بھر دیئے تھے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے لئے سانس لینا بھی دوبھر کر دیا تھا انہوں نے وہاں بھی پیچھا کیا۔ اور مدینۃ النبی پر بھی حملہ پر حملہ بولنا شروع کر دیا۔ یہی نہیں۔ بلکہ اسلام کے خلاف عرب کے تمام قبیلوں کو بھڑکا دیا۔ اور ملک کے طول وعرض میں جنگی حالت برپا کر دی۔ اور اسلام کو مٹانے کے لئے تمام طاغوتی طاقتیں جمع کر لیں۔ اب اس عالمگیر "پیغام امن" کی زندگی اور موت کا سوال سامنے آ گیا۔ صبر واحتیاط کی حد بندیاں ختم ہو گئیں اب یہ سوال تھا۔ کہ یا تو حق کو زندہ رہنا ہے یا ہمیشہ کے لئے مٹ جانا ہے۔

فرمایئے بظاہر ناقابل برداشت کو برداشت کرنے سے بھی جب ظلم وتعدی کا سیلاب نہ رکے تو کیا کیا جائے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اب طاغوتی بدعنوانیاں حد سے تجاوز کر گئی ہیں۔ اب صبر ظلم ہے اب اغماض جرم ہے۔ آخر حق کو بھی سانس لینے کا حق ہے۔ فرمایا اے مومنو! پہلے تم کو روکا گیا تھا۔ تمہارے ایمانوں کی ایک آزمائش ہو گئی۔ اور دوسری آزمائش اب ہوگی۔ یہ کھلے پانی کے چھینٹوں سے نہیں دبینگے۔ کب تک ان پر چھینٹے دو گے مومنین نے اس خدائی آواز کو سنا۔ لیکن چونکہ اسلام یعنی امن ان کی رگ وریشے میں سرایت کر چکا تھا۔ یہ خدائی آواز ان کو غیر معمولی اور نرالی معلوم ہوئی۔ ان کی قوت برداشت بہت بہت زیادہ بڑھ چکی تھی۔ لیکن اللہ تعالےٰ تو جانتا تھا کہ اگر اب بھی دفاع نہ کیا تو

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا
ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

اسلام کا مقصد ہی فوت ہو جائیگا۔ یہ رحمت کا چشمہ ہمیشہ کے لئے خشک ہو جائیگا۔ اور عالمگیر امن کا خواب بے تعبیر ہی رہ جائیگا۔ اس لئے اس نے اپنے فرشتوں سے انکی مدد کی۔ تاکہ امن کے پودے کو جو ابھی سرزمین پر لگایا گیا ہے۔ ان دشمنوں سے بچایا جائے۔ تاکہ یہ بڑھے پھولے پھلے اور اس کے سایہ میں قومیں آرام پائیں۔

یہ تھا جہاد بالسیف جس کو افضل العبادات کا نام دیا گیا۔ یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین کا جہاد تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ طاغوت نے اس پاک کو بھی ناپاک کرنا شروع کیا۔ اس نے ان مقدس تلواروں پر جو ظلم وتعدی کے طوفان کو روکنے کے لئے اٹھی تھیں۔ اپنے پلید سائے ڈال دیئے۔ بعد میں آنے والے نئے نئے مسلمانوں نے تلواروں ہی کو دینا اوڑھنا اور بچھونا بنا لیا۔ انہوں نے نہ دیکھا کہ اب طاغوت ان کی تلواروں کی گردش میں سما گیا ہے۔ ان کو معلوم نہ ہوا۔ کہ جو تلواریں ظلم وتعدی کے طوفان کو روکنے کے لئے اٹھی تھیں۔ اب خود ظلم وتعدی کا شعلہ بن کر رہ گئی ہیں۔ اور اس امن کے پودے کو پھونک دینے پر تل گئی ہیں۔ جس کی حفاظت کے لئے یہ اٹھی تھیں۔

تلواریں بالکل کند ہو گئیں۔ مگر نادان انہی پر بھروسہ کرتے چلے آئے۔ خدا کے پاک کلام کی عجیب وغریب تاویلیں کر دیں۔ اور بوکھلا کر یہاں تک کہہ گئے کہ تلواریں نظام باطل کے ہاتھ سے اقتدار کی چابیاں چھیننے کے لئے ملی ہیں۔ حالانکہ وہ ان طاغوتی طاقتوں کے دفاع کے لئے عطا ہوئی تھیں۔ جو تلوار سے اس عالمگیر امن کے پیغام کو ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتی تھیں۔

وقت پر اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ کہ لوگوں کو اس غلطی سے نکالے۔ اس نے پکار کر کہا۔ کہ "اسلام کی طاقت "تلوار نہیں بلکہ (اعلائے کلمۃ الحق) ہے۔" اسلامی جماعت فدائی وجہاد والوں کی نہیں۔ بلکہ مبشرین کی جماعت ہے۔ ان کند تلواروں کو اب پھینک دو۔ اور قرآن کریم کو اٹھا کر چاروں طرف نکل جاؤ۔ ان تلواروں کے تاریک سایوں سے اسلام کا چہرہ چھپ گیا ہے۔ تو میں اس روشن چہرے کو نہیں دیکھ سکتیں۔ ان کو پھینک دو۔ تاکہ سب آنکھیں اس نور کو عریاں دیکھ لیں۔" بعض نے اس پیغام پر کان دھرے اور حقیقت کو پا لیا۔ اور مبشرین کی چھوٹی سی جماعت کھڑی ہو گئی۔ اور یہ بشارت پھر گھر گھر پہنچے گی۔ لیکن بہتوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں۔ اور نہ سنا۔ وہ اپنی کند تلواروں کی طرف ہی ٹکٹکی لگائے دیکھتے رہے۔ اور اس نئی طاقت سے منہ پھیرے رکھا۔ لیکن وہ نئی طاقت بڑھتی رہی۔ یہانتک کہ مسیح موعود کا عزم دنیا کے کناروں تک پھیل گیا۔ اور آخر عالمگیر امن کا وہ خواب سچا ثابت ہوا جو سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار حرا میں دیکھا تھا۔

کانگرس ——— اور ——— فرقہ دارانہ مسئلہ

کانگرس کا ایک فراموش شدہ وعدہ

کانگرسی رہنما زبان سے ہندوؤں اور مسلمانوں کو امن۔ صلح اور اتفاق سے رہنے کی اپیلیں کرتے ہیں تو یقیناً بخل سے کام نہیں لیتے۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ وہ ہندو مسلم اختلاف کی اصل وجہ کو دور کرنے کی طرف قطعاً توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ ملک کی اکثریت کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ان کا اہم ترین فرض یہ ہے۔ کہ وہ ان حقیقی اسباب علل کا پتہ لگائیں۔ جو مسلمانوں کو کانگرس یا بالفاظ دیگر ہندوؤں سے علیحدہ کرنے کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اور پھر انہیں دور کرنے کی مخلصانہ کوشش کریں۔ صرف یہی وہ طریق ہے۔ جس پر چل کر ایک آزاد۔ خوشحال اور پرامن ہندوستان کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔

کانگرسی لیڈر خوب جانتے ہیں۔ کہ مسلمان جو کسی زمانہ میں بہت بڑی تعداد میں کانگرس کے ہمنوا تھے۔ آج من حیث القوم اس سے علیحدہ بلکہ اس سے متنفر ہو چکے ہیں۔ اور اب تو وقت کی نزاکت اور زمانہ کے حالات ان لوگوں کو بھی تدریجاً کانگرس سے علیحدہ کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ جو ان کی اصطلاح میں "قوم پرست مسلمان" کہلاتے تھے۔ اور جو سالہا سال سے ہر طرح کے ناموافق حالات کے باوجود کانگرس سے وابستہ چلے آتے تھے۔ ہمیں تعجب ہے کہ کیوں کانگرسی بزرگ کبھی اس بات پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ کہ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ دس کروڑ افراد پر مشتمل ایک عظیم الشان قوم کی قوم آہستہ آہستہ بالکل ان سے علیحدہ ہو گئی ہے۔ کاش کانگرسی زعما اس حقیقت کو محسوس کر لیں۔ کہ مسلمان جن شکایات کی بنا پر آج کانگرس سے علیحدہ ہیں۔ انہیں دور کرنا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر ملک کبھی بھی خوشحالی اور ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔

اگر کانگرسی زعماء آج نشہ اقتدار میں مدہوش ہونے کی وجہ سے ہماری بات سننا نہیں چاہتے۔ تو ہم انہیں خود ان کا اپنا ایک بیان یاد دلاتے ہیں۔ جو انہوں نے آج سے سولہ برس قبل دیا تھا۔ کانگرس کے مشہور لیڈر سردار پٹیل نے ۱۹۳۱ء میں کانگرس کے صدر کی حیثیت میں اقلیتوں کے مسئلہ کو حل کرنے کا مندرجہ ذیل طریق بیان کیا تھا "بطور ایک ہندو کے میں اپنے پیش رو (گاندھی جی) کا فارمولا استعمال کروں گا۔ اور اقلیتوں کو سودیشی فونٹین پن اور سودیشی کاغذ پیش کرونگا تاکہ وہ اس پر اپنے مطالبات لکھ سکیں۔ اور جب وہ لکھ چکیں گے۔ تو میں اس پر دستخط کرونگا۔ میں جانتا ہوں کہ فرقہ دارانہ مسئلہ کو حل کرنے کا یہ بہترین راستہ ہے"۔ (پرتاپ ۳۱ مارچ ۱۹۳۱ء)

مندرجہ بالا الفاظ کتنی رواداری۔ فراخ حوصلگی۔ اور انصاف پسندی کے مظہر معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ یہ الفاظ محض صفحہ قرطاس کی زینت ہی بنے رہے اور آج تک شرمندۂ عمل نہ ہو سکے۔ اگر فی الحقیقت ان الفاظ کو جامہ عمل پہنایا جاتا۔ تو یقیناً ملک کا فرقہ دارانہ مسئلہ کبھی کا حل ہو گیا ہوتا۔

آج جبکہ ملک آزادی کی دہلیز پر کھڑا ہے اور اقلیتوں کے حقوق کا مسئلہ ملک میں قتل وغارت اور خونریزی کی وجہ سے سخت تشویش کا موجب بن رہا ہے۔ ہم کانگرس کے "مرد فولاد" سردار پٹیل اور ان کے رفقاء کو ان کا یہ فراموش شدہ وعدہ یاد دلاتے ہیں۔ اور ان سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا ابھی اقلیتوں کے سامنے "سودیشی پن" اور سودیشی کاغذ" رکھنے کا وقت نہیں آیا۔ اگر اس وعدہ کے پس پردہ سنجیدگی اور خلوص کی روح کام کر رہی تھی۔ تو کیوں اسے پورا نہیں کیا جاتا؟ ایک عام انسان سے بھی یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کو پورا کریگا۔ تو کیا سردار پٹیل اور ان کے رفقاء ایسے باقتدار اور ذمہ وار لیڈروں سے یہ امید نہ رکھی جائے۔ کہ جو کچھ انہوں نے اپنی زبان سے کہا تھا۔ اسے پورا کر دکھائیں گے۔ کہ یہی ان کی شان کے شایاں ہے۔ اور یہی وہ طریق ہے۔ جس سے صدیوں سے غلام رہنے والا بدقسمت ہندوستان ہلاکت اور خونریزی کے آتشیں شعلوں کی بجائے اتحاد۔ صلح۔ امن اور خوشحالی کے ساتھ آنے والے دور آزادی کا استقبال کر سکتا ہے۔

خورشید احمد

تاریخ امم

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو جب ہجرت کا حکم دیا۔ تو بنی اسرائیل اپنے مکانوں۔ جائیدادوں اور زمینوں کو خیرباد کہہ کر ایک نامعلوم منزل کے لئے حضرت موسیٰ کے پیچھے چل دیئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اپنے حواریوں کو تبلیغ کا ارشاد کیا۔ تو وہ اپنی جائیدادوں کو بیچکر فقیروں کی طرح کشکول لیکر نکل کھڑے ہوئے۔

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے صحابہ رضؓ کو دشمن کے مقابلہ کے لئے بلایا۔ تو انہوں نے اپنے مال اور اپنی جانیں رسول کے قدموں میں ڈال دیں۔

اے جماعت احمدیہ! اب تیری باری ہے۔ کہ تو تاریخ امم میں ایک شاندار مثال چھوڑ جائے۔ اور ایک بے نظیر قربانی کی یادگار صفحہ قرطاس پر کندہ کر جائے۔ اس نازک موقعہ پر .... اٹھ اور اپنے امام کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے لبیک کہتے ہوئے اپنی جان اور اپنا مال اپنے پیارے آقا کے قدموں میں ڈال دے۔

مطالبات حسب ذیل ہیں:- (۱) دوست اپنا روپیہ دوسرے بینکوں سے نکال کر قادیان میں جمع کرا دیں (۲) واقفین جائیداد اپنی جائیداد کی کل قیمت کا ایک فی صدی چھ ماہ کے اندر اندر ادا کریں۔ (۳) واقفین آمد اپنی ایک ماہ کی آمد چھ ماہ کے اندر اندر ادا کریں۔ (۴) جنہوں نے وقف نہیں کیا۔ وہ ۱½ ماہ کے اندر اندر وقف کر کے جائیداد کا ۱½ اور ایک ماہ کی آمد ادا کریں۔ (۵) جو وقف نہ کریں گے وہ جائیداد کی قیمت کا ½ فی صدی اور ایک ماہ کی نصف آمد دیں۔ (۶) جو موصی نہیں وہ وصیت کرائیں۔ (۷) جو موصی ہیں وہ اضافہ کریں۔

احمدیت کا پہلا انگریز مبلغ

سرچشمۂ علم قادیان کو روانگی پر تقریب الوداع

احباب جماعت لنڈن کو آخری نصیحت

— از جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مجاہد لنڈن —

احمدیت کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک انگریز واقف زندگی کو اس رنگ میں الوداعی ایڈریس دیا جا رہا ہے۔ آپ نے قریباً ایک سال لنڈن مشن میں کام کیا۔ اور خوب اخلاص سے کام کیا اب حضور کے ارشاد پر دینی تعلیم نیز عربی اور اردو کی تعلیم کے لئے قادیان روانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب فرمائے۔

مورخہ ۳۰ مارچ کو آپ کی خدمت میں لنڈن مشن اور جماعت انگلستان کی طرف سے الوداعی ایڈریس پیش کرنے کی تقریب محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن کی زیر صدارت عمل میں آئی۔ قریشی صلاح الدین صاحب کی تلاوت کے بعد برادرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے مسٹر آرچرڈ کو ان کی ایک خواب یاد دلاتے ہوئے کہا کہ دیر ہوئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ایک دفعہ انہیں خواب میں ملے۔ اور فرمایا کہ اگر تم اپنی زندگی کو کامیاب بنانا چاہتے ہو تو غم اور فکر کو اپنے اوپر کبھی غالب نہ آنے دو۔ آج میں انہیں ان ہی کی خواب یاد دلاتے ہوئے ان کی کامیابی اور کامرانی کے لئے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور اخلاص میں برکت دے۔ آمین

اس کے بعد جماعت کے ایک انگریز دوست مسٹر عثمان سٹن نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ مسٹر بشیر احمد آرچرڈ کی جدائی کا افسوس بھی ہے۔ مگر جب مقصود کی بلندی مدنظر ہو۔ تو اس وقت ایسی جدائیوں کو نظر انداز کر دینا ہی بہتر ہے۔ مسٹر آرچرڈ خوش قسمت ہیں۔ کہ انہیں یہ توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شامل حال ہو۔

بعدہ محترم عبدالعزیز صاحب نے مسٹر آرچرڈ کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے بیان کیا کہ مسٹر آرچرڈ احمدیت قبول کرنے سے پہلے عوام الناس میں سے ایک فرد تھے۔ ہر قسم کے دنیوی اشغال ان کی دلچسپی کا باعث ہوا کرتے تھے۔ آج مغرب جن لغویات میں گرفتار ہے۔ ان سے ملوث ہونا عین تہذیب خیال کرتے تھے۔ جنگ کے دوران میں انہیں کچھ مختلف فضا میں جانے کا موقعہ ملا۔ ڈنکرک سے بچ نکلنے کے بعد آپ نے برما میں ملک اور قوم کی خدمات سرانجام دیں۔ محترم عبدالرحمن صاحب احمدی حوالدار کلرک کے ذریعہ احمدیت سے متعارف ہوئے۔ ایام رخصت میں قادیان گئے۔ نیک فطرت تھی۔ پہلی دفعہ جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی وقت تمباکو پینا چھوڑ دیا۔ واپسی پر امرتسر پہنچ کر ایک شراب خانہ میں جانے لگے۔ مگر قادیان کے پاک اور مقدس ماحول نے طبیعت پر وہ اثر چھوڑا تھا۔ کہ شراب پینے پر دل مائل نہ ہوا۔ چنانچہ شراب بھی چھوڑ دی دوسری دفعہ قادیان گئے۔ تو احمدیت قبول کر لی۔ پھر خدا نے توفیق دی۔ تو زندگی بھی وقف کر دی۔ آپ گزشتہ اپریل سے یہاں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ آپ نے جس استقلال۔ محبت اور اخلاص سے کام کیا وہ محتاج بیان نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابیاں عطا فرمائے۔

اس کے بعد ہمارے ایک نواحمدی دوست مسٹر عبدالکریم ہربرٹ نے جو گزشتہ دنوں ہی حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔ اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ بیعت سے قبل آپ اکثر مسٹر آرچرڈ سے ملتے۔ اور مختلف مسائل پر بحث کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مسٹر آرچرڈ نے تھوڑا عرصہ ہوا ہندوستان میں احمدیت کو قبول کیا۔ اور نہ صرف قبول ہی کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ ایسا تعلق اور پھر اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کیا کہ ہمارے لئے ایک عمدہ مثال قائم کر دی۔ آپ نے یہاں آکر احمدیت کی حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا اعلان اس جگہ آکر کیا۔ اور ہمیں آپ کی اس نمایاں رنگ کی خدمت پر بجا فخر ہے

آخر پر مسٹر ہربرٹ نے خواہش ظاہر کی۔ کہ آپ قادیان کی مقدس سرزمین میں جا رہے ہیں۔ وہاں آپ حضور سے شرف ملاقات حاصل کریں گے۔ ہم دور افتادہ لوگوں کی طرف سے محبت بھرا اسلام عرض کرتے ہوئے ہمارے عقیدت مندانہ دلی جذبات کو اگر حضور تک پہنچا سکیں۔ تو ہماری عین خواہش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

اس کے بعد مسٹر آرچرڈ نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ جس رنگ میں دوستوں نے میرے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ درحقیقت میں آپ کو اس کے قابل نہیں پاتا۔ مگر بہرحال ان کے محبت بھرے جذبات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ قادیان جانا میرے لئے بڑی خوشی اور سعادت کا موجب ہے اس مقدس بستی کی روحانیت سے پُر فضا اور نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحبت میں مبارک ایام گزارنے کا موقعہ حقیقتاً ایک بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ اس سے صحیح رنگ میں بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس موقعہ پر اگر میں اپنے ان بھائیوں کا جن کے ساتھ مجھے اپنی زندگی کے مسرت ترین بارہ ماہ گزارنے کا اتفاق ہوا ہے۔ دلی طور پر شکریہ ادا کروں تو بے جا نہ ہوگا۔ وہ تعاون کی روح جو اپنے بھائیوں میں اس جگہ میں نے دیکھی ہے میں گہرے طور پر اس سے متاثر ہوں تبلیغی امور میں تعاون تو خیر ایک واضح امر ہے۔ دیگر ذاتی اور انفرادی معاملات میں بھی اسلامی اخوت پیش نظر رہی ہے۔ میرے ساتھ ان کا ہمدردانہ اور محبت بھرا سلوک ہمیشہ مجھے ان ایام کی یاد دلاتا رہے گا۔ دراصل ایسی ہی اخوت اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا دے۔

آخر میں احباب جماعت سے جو وقتاً فوقتاً مسجد آتے رہتے ہیں یہ آخری نصیحت کرنے کی خواہش رکھتا ہوں کہ وہ مشن کے ساتھ اپنے تعلق کو اور بھی مضبوط کرتے چلے جائیں۔ اور اکثر یہاں آکر اپنے بھائیوں سے ملتے رہیں۔ یہ بات آپ کی روحانیت میں ترقی کا باعث ثابت ہوگی۔ اور اسلام کے ساتھ مزید وابستگی کا موجب۔ میں آپ سب کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ آپ بھی میرے لئے دعا کرتے رہیں۔

آخر پر محترم صدر صاحب موصوف نے صدارتی ریمارکس دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ مسٹر بشیر احمد صاحب حقیقتاً بہت مفید وجود ہیں۔ جناب محترم مولانا شمس صاحب کے بعد مجھے ان کے ساتھ کافی لمبا وقت اکٹھے کام کرنے کا تجربہ ہے۔ آپ نے ہمیشہ اپنے مفوضہ کام میں خوشی محسوس کی۔ اور شوق سے اس کام کو انجام دیا۔

پھر فرمایا آپ اب قادیان جا رہے ہیں۔ دنیوی لحاظ سے یہ بستی کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ اس میں کوئی کشش نہیں۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ آج روحانیت کا منبع یہی چھوٹی سی گمنام بستی ہے۔ پھر فرمایا مسٹر آرچرڈ اسی مغربی تہذیب کا دلدادہ تھا۔ جس کے پھندے میں یہاں کا ہر ایک انگریز آج گرفتار ہے۔ مگر اسی احمدیت نے وہ تغیر پیدا کر دیا۔ کہ وہ تمام عادات وہ تمام مشغلے۔ وہ ساری خرابیاں یکدم چھوٹ گئیں۔ اور ان کی جگہ روحانی مصروفیات نے لے لی۔ آپ نے جوان ہمتی سے یہاں کا زمانہ گزارا۔ اور اسلام کی خدمت کی۔

گرچہ آپ یہاں طالب علم بھی تھے۔ مگر فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں بھی خوب حصہ لیا۔ اب آپ قادیان جا رہے ہیں۔ خدا جانے انگلستان کو آپ کے وجود سے پھر مستفید ہونے کا موقعہ مل سکے گا یا نہیں۔ لیکن ہماری دعائیں ہمیشہ ان کے ساتھ ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کا نگہبان رہے۔ اور اسکی نصرت آپ کے شامل حال ہو۔ خدا تعالیٰ آپ کو سرچشمۂ علم سے پوری طرح سیراب ہونے کی توفیق دے۔ اور ہمیشہ جادۂ ترقی پر گامزن رکھے۔ ہم اپنے بھائی سے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ مقدس بستی میں جا کر ہمیں بھول نہ جانا۔ بلکہ سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہٗ دا طلع شموس طالعہٖ اور سلسلہ کے دیگر بزرگان سے بھی ہمارے لئے دعا کی التجا کرتے رہنا۔ کہ ہم جس مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں۔ خدا اس میں کامیابی عطا فرمائے۔ اور جلد مغرب کو اسلام کے نور سے منور فرما دے۔

آخر پر تمام احباب کا جو تکلیف فرما کر یہاں تشریف لائے۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد احباب کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اور یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار قدرت اللہ از لنڈن

مشرقی افریقہ میں مجلس مشاورت

نیروبی ۱۱ اپریل۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ایسٹ افریقن احمدیہ کانفرنس کا انعقاد نیروبی کی احمدیہ مسجد میں ایسٹر کے ایام میں ہوا۔ کینیا اور یوگنڈا کے نمائندگان کی کمیٹی نے تجارت اور تبلیغ کے مستقبل کے متعلق غور کیا۔ انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ بہت جلد ایک مطبع اور ایک لونڈری تجارتی اصول پر ۱۲۵۰۰۰ شلنگ کے مصرف سرمایہ سے قائم کی جائے۔ تبلیغ کے لئے امسال ۶۰۹۲۱ شلنگ کا بجٹ منظور کیا گیا۔ تین نئی جگہوں کمپالا۔ نیروبی اور ٹبورا پر تعلیمی اور تبلیغی مراکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کتب احمدیت کے علاوہ دیگر کتب بھی رکھی جائینگی۔ سواحلی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کا فیصلہ کیا گیا

چاند تک پہنچنے کی کوشش

قرآن مجید کی صداقت کا ایک تازہ ثبوت

(از ابوالمنیر مولوی نور الحق صاحب مولوی فاضل واقف زندگی)

قرآن مجید علیم و خبیر خدا کا نازل کردہ کلام ہے چونکہ اس کتاب نے تاقیامت لوگوں کی راہنمائی کرنی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس میں بکثرت ایسے اندرونی شواہد رکھ دیئے۔ جو ہر زمانے میں اسکی صداقت کا ثبوت بہم پہنچاتے چلے جائیں۔ یہ اندرونی شواہد اسکی پیشگوئیاں ہیں۔ نہ صرف یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں اس میں بیان شدہ پیشگوئیاں پوری ہو کر لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوئیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد سے لے کر اب تک مسلمانوں کے عروج و زوال اور سائنس کی مختلف ایجادات اور دیگر حالات کے متعلق قرآن مجید کے متعدد بیانات پورے ہو کر اس کے زندہ کتاب ہونے کا ثبوت دے چکے ہیں۔

اس وقت میں ان سب پیشگوئیوں کو شمار نہیں کرنا چاہتا۔ جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ کیونکہ یہ ایک نہایت وسیع مضمون ہے۔ ہاں میں قرآن مجید کی صرف ایک ایسی پیشگوئی کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے پورا کرنے کے لئے سائنسدان ابھی نہایت ہی ابتدائی مراحل کو طے کر رہے ہیں۔ اور انہیں اس کے انجام کا بھی علم نہیں۔ اور نہ ہی یہ بات وثوق سے وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنی کوشش میں ضرور کامیابی کا منہ دیکھیں گے۔ لیکن ہمارے علیم و بصیر خدا نے جو ہر چیز اور ہر زمانہ کی جزئیات کا علم رکھتا ہے۔ اس نے آج سے تیرہ سو سال پہلے ہی سائنسدانوں کی ان کوششوں کا ذکر کر دیا۔ اور اس کے انجام کا بھی پتہ دے دیا۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید ایک ایسے شخص پر (فداہ امی و ابی) جس کو سائنس کی ان ایجادات کا علم نہ تھا۔ نازل ہوا اور پھر یہ کہ اس کے بیانات کے مطابق ہی دنیا میں تغیرات آئے۔ تو یہ دیکھ کر فوراً روح سجدے میں گر جاتی ہے۔ اور خدا کی حمد کے ترانے گانے لگتی ہے جس نے ہمیں زندہ کتاب دی۔ اور زندہ رسول کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔

وہ پیشگوئی جس کا میں اوپر اشارۃً ذکر کر آیا ہوں۔ وہ چاند تک پہنچنے کی پیشگوئی ہے۔ سائنسدان یہ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح وہ چاند تک رسائی حاصل کر سکیں۔ چنانچہ اس کے متعلق پچھلے دنوں ان کی متعدد کوششوں کا ذکر اخبارات میں آ چکا ہے۔ سائنسدانوں کی یہ کوشش تو اب شروع ہوئی ہے۔ لیکن اس زمانے میں جبکہ ان خیالات کا واہمہ بھی نہ تھا۔ اس وقت قرآن مجید نے یہ کہا۔ کہ ومن اٰیاتہٖ خلق السمٰوات والارض وما بث فیھما من دابۃ وھو علیٰ جمعھم اذا یشاء قدیر یعنی یہ بات اللہ تعالےٰ کی ہستی کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اور پھر آسمانی کروں اور زمین میں اس نے جاندار مخلوق پیدا کی۔ اور ایک وقت آئیگا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہو گا۔ کہ آسمانی کروں کی مخلوق اور زمینی کرہ کی مخلوق کا آپس میں تعلق ہو جائے۔ سو اس وقت ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔ جن کو کام میں لیکر ان سب کروں کی مخلوقات کا آپس میں تعلق پیدا ہو جائیگا۔ اس آیت میں آج سے تیرہ سو سال پہلے حسب ذیل امور بتائے گئے ہیں:-

(ا) یہ کہ آسمانی کروں میں جاندار مخلوقات موجود ہے

(ب) یہ کہ زمینی مخلوقات اور آسمانی کروں کی مخلوقات کا ایک زمانہ میں آپس میں تعلق پیدا ہو جائے گا۔

(ج) یہ کہ زمینی سائنس تدریجاً اس طرح ترقی کرے گی۔ کہ آخر اس کے ہاتھ وہ وسائل آ جائیں گے۔ جس سے وہ آسمانی کروں کی مخلوقات تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے۔

تعجب ہے۔ کہ قرآن مجید نے آج سے تیرہ سو سال بیشتر کس طرح تفصیل کے ساتھ وہ باتیں بیان کر دیں۔ جن تک ابھی سائنس بھی نہیں پہنچ سکی۔ پس سائنسدانوں کا یہ کہنا کہ آسمانی کروں میں مخلوق کا شبہ گذرتا ہے۔ اور پھر چاند تک پہنچنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا یہ سب قرآن مجید کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اور جوں جوں اپنی کوششوں میں سائنسدان کامیاب ہونگے۔ وہ قرآن مجید کی صداقت پر مہر ثبت کرینگے کیونکہ یہ سب امور ایسے ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ اس قسم کی آئندہ کی عظیم الشان خبر کسی انسان کی پیدا کردہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ اس علیم و خبیر ہستی کا کلام ہے۔ جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور ہر زمانے کے حالات سے باخبر ہے۔

اے کاش وہ لوگ جو قرآن مجید کو مذہبی کتب سے منقول یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اپنے دماغ سے بنایا ہوا قرار دیتے ہیں۔ وہ قرآن مجید کی اس قسم کی عظیم الشان پیشگوئیوں پر غور کریں۔ اور اس حقیقت کو پانے کی کوشش کریں۔ کہ اس قسم کا کلام کسی انسانی دماغ کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔

جناب راجہ ولی محمد خاں صاحب کا انتقال

احمدیت کا پرانا سپاہی اور خلافت کا وفادار خادم راجہ ولی محمد خاں صاحب جاگیردار و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر بتاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۴۷ء بروز جمعرات اس دنیائے فانی سے بعمر ۷۶ سال رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک سنجیدہ مزاج زیرک الطبع۔ حلیم الفطرت انسان تھے۔ فروتنی مرحوم کا شیوہ تھا۔ مرحوم کی وفات خصوصاً جماعت یاڑی پورہ کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ تمام بزرگان سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ (راجہ غلام محمد خاں احمدی جاگیردار)

معاونین و خریدارانِ فرقان کی توجہ کیلئے

معاونین و خریدارانِ فرقان کی توجہ کے لئے تحریر ہے۔ کہ وہ ہر قسم کی رقوم و خط و کتابت بنام مینیجر فرقان ارسال فرمایا کریں۔ (مینیجر)

نئے ارض و سماء

یورپ میں آفتاب اسلام کی ضیاء باری

لندن میں ایک انگریز اور جزیرہ سسلی میں سات اشخاص حلقہ بگوش اسلام ہوئے

(از مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس)

آج سے اکسٹھ سال پیشتر اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کی بشارت دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا۔ کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یعنی اس کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ تمام ممالک میں ہوگی۔ اور مختلف ممالک کے لوگ اسلام اختیار کریں گے نیز فرمایا۔ کہ اس نشانِ رحمت کی غرض یہ ہے۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پائیں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ کہ باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو“

آج ہم اس پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ احمدی مبلغین مختلف ممالک میں خدائی پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اور زندگی کے خواہاں موت سے نجات پا رہے ہیں۔ اور وہ جو عیسائیت کی رسوم و بدعات کی زنجیروں میں مقید ہے۔ اس قید سے رہائی پا رہے ہیں۔

جزیرہ سسلی جہاں ایک زمانہ دراز تک مسلمانوں کی حکومت رہی۔ اور جس کے پرانے گرجوں اور عالیشان عمارتوں کی دیواروں پر اب تک بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کلمات کندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ وہاں ہمارے دونوں مجاہد یعنی مولوی محمد عثمان صاحب اور مولوی ابراہیم صاحب خلیل کی مساعی بابرکت ثابت ہو رہی ہیں۔

خلیل صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۵ مارچ عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد تبلیغ کے لئے گھر سے باہر نکلنے کو ہی تھے۔ کہ قادر خدا نے لائکہ کی غرض یہ ہے نو اشخاص کو ہمارے گھر بھیج دیا۔ ہم نے انہیں عزت سے بٹھایا

مولوی محمد عثمان صاحب نے قریباً ڈیڑھ دو گھنٹہ تک ان کے سامنے کھڑے ہو کر صداقت اسلام اور تردید عیسائیت پر اطالوی میں تقریر کی۔ اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ خلیل صاحب نے احمدیہ البم۔ دس شرائط بیعت اور فارم بیعت دیئے۔ مولوی محمد عثمان صاحب نے قبر مسیح کا فوٹو دکھا کر مسیح کی طبعی وفات ثابت کی۔ جب اُن کی پوری تسلی ہو گئی۔ تو انہیں کہا گیا کہ اگر بخوشی احمدیت قبول کرنا چاہتے ہیں تو فارم بیعت پُر کریں۔ ایک نے با واز بلند بیعت فارم اطالین میں پڑھ کر سنایا۔ بفضلہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے کہا۔ کہ ہم عیسائیت کو چھوڑتے ہیں اور اسلام کو قبول کرتے ہیں۔ ان میں سے سات اصحاب نے بیعت فارم پُر کئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

انہیں مندرجہ ذیل اسلامی نام دیئے گئے سینیور محمد احمد صاحب سینیور شریف احمد صاحب سینیور عبداللطیف صاحب سینیور غلام احمد صاحب سینیور فضل احمد صاحب سینیور محمد صدیق صاحب سینیور عبدالرحیم صاحب۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا فرمائے۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اب بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ اور دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ انگریز نوجوان مسٹر ولیم سکر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا اسلامی نام ولی احمد رکھا گیا ہے بہت سی کتب کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ نیز لکھتے ہیں۔ کہ ان کا تعارف پہلے ہمارے نومسلم دوست مسٹر عبدالکریم ہربرٹ کے ذریعہ چوہدری ظہور احمد صاحب سے ہوا تھا۔ اور ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب بھی ان سے گفتگو کرتے رہے۔ لکھتے ہیں مسز عبدالکریم ہربرٹ کی بیوی بھی خدا کے فضل سے احمدیت کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک سعید روحوں کو جلد سے جلد سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشے

تحریک جدید کی تبلیغی سکیم!

تحریک جدید کے دفتر اول کے گیارھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے وہ مجاہد جو اپنے وعدے ۱۵ مارچ تک سو فیصدی مرکز میں داخل کر چکے تھے۔ ان کے نام و علاقے حضور کی خدمت میں حضور کی سندھ سے واپسی پر پیش کئے گئے تھے۔ اور دوسری فہرست ۱۰ اپریل کو حسب اعلان پیش کی گئی ہے۔ احباب کو معلوم ہے کہ ۱۵ مارچ تک وعدے پورا کرنے والے وہ ہیں۔ جو تحریک جدید کی صف اول کے مجاہد ہیں۔

خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک معتد بہ حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جو باوجود کوشش اور سعی کے اپنے وعدوں کو ۱۵ مارچ تک پورا نہیں کر سکا۔ ان میں بعض وہ بھی ہیں۔ جن کا وعدہ دسمبر جنوری فروری یا مارچ کا تھا۔ اور بعض وہ بھی ہیں جن کا وعدہ اپریل کا ہے۔ یا مئی و جون کا ہے انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ماہ اپریل میں اپنا وعدہ پورا کریں۔ اور جن کا وعدہ اپریل کے بعد کا ہے۔ ان کا تاماہ ۱۰ اپریل میں ادا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سابقت کی روح رکھتا ہے۔ پس ہر وہ شخص جو تحریک جدید کا وعدہ کسی وجہ سے اب تک پورا نہیں کر سکا۔ اس ماہ اپریل میں پورا کرنے کی پوری جدوجہد کرے۔ کیونکہ تحریک جدید کی تبلیغی سکیم جو بیرون ہند کی تبلیغ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کی کامیابی تحریک جدید کے ان مخلصوں کے وعدوں پر منحصر ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ بفضل خدا تحریک جدید کی طرف سے بیرون ہند میں پے در پے مبلغ جا رہے ہیں۔ پس تحریک جدید کے مجاہدوں کی ذمہ داری بہت بڑھی ہوئی ہے۔ وہ اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اطلاع

ترجمۃ القرآن انگریزی سے متعلقہ جملہ امور کے لئے آئندہ براہ راست ناظر صاحب تالیف و تصنیف (ربوہ ڈپو) سے خط و کتابت کی جائے۔ کیونکہ اب یہ کام ان کے سپرد ہے

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

موصی حضرات توجہ فرمائیں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال یکم مئی سے شروع ہوتا ہے۔ اور ۳۰ اپریل پر ختم ہوتا ہے۔ اب سال ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ہر سیکرٹری مال اور موصی کو چاہیئے۔ کہ حصہ آمد ۴۵-۱۹۴۴ء کی کل رقم ۳۰ اپریل سے قبل داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دے ورنہ بقایا اُن کے کھاتہ پر ظاہر ہوتا رہے گا۔ بعد میں بقایا کے ذمہ دار خود ہوں گے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

انتقاد

کلام محمود کا جدید شاندار ایڈیشن

حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آج تک کی تمام نظموں کا مجموعہ بالترتیب مع حوالجات میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے نہایت خوشخط اور اعلیٰ لکھائی چھپائی و بڑے اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس پُر معارف شیریں کلام کا مجموعہ ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر وہ حقائق و معارف بھرے ہوئے ہیں۔ جو اپنوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہیں۔ اور غیروں کی ہدایت کا موجب ہیں باوجود اس قدر خوشنما مجموعہ ہونے کے قیمت بہت معمولی۔ یعنی صرف بارہ آنے ہے اور مذکورہ بالا پتہ سے مل سکتا ہے

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لا کر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بد اثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کی ٹکیوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں اعصاب کو نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت شباکن ۱۰۰ قرص ۱؎ اور پچاس قرص ۱۲؎۔ شفائی درجن ۸؎ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمتِ خلق قادیان**

حبّ جواہر مہرہ عنبری یا محافظ شباب گولیاں

اس کے بڑے بڑے اجزاء مروارید۔ یاقوت۔ پکھراج۔ زمرد۔ زہر مہرہ خطائی فیروزہ۔ بسد۔ کہربا۔ عنبر اشہب۔ ورق طلاء۔ ورق نقرہ۔ اور جدوار خطائی وغیرہ ہیں۔ یہ نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا ہے۔ اور اس کے متعلق حضور اپنی بیاض میں فرماتے ہیں "مقوی دل و دماغ و روح و باصرہ و تریاق سموم و دافع خفقان و حزن و بواسیر و جنون و حمی وبائی حصبہ (خسرہ) جدری (چیچک) امراض رحم۔ محلل صلابات و معین حمل و محافظ شباب ہے" قیمت دو ہفتہ کورس ساڑھے سات روپے۔ ایک ماہ کورس پندرہ روپے گولیاں مشین سے بنی ہوئی ہیں۔ **طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان**

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں!

قریشی مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی منیجر

بیروزگار مفت طلب کریں!

ہمارے پاس تشریف لا کر عملی طور پر اپنے گھر بیٹھے ہوئے ہر قسم کی دیسی و انگریزی صابن گھٹیا بڑھیا۔ سرد و گرم۔ سوڈا کاسٹک و بے چربی خوشبودار تیل۔ کریم۔ پالش بوٹ وغیرہ بنانا سیکھیں۔ قواعد مفت طلب کریں نیز مشہور ضخیم رسالہ دولت کی بارش جس میں بہترین و مفید ہنر مثلاً بے چربی صابن ہنر صنعت و حرفت صابن سازی ہنر سیاہی سازی ہنر پالش و وارنش ہنر گھریلو دستکاری ہنر وغیرہ مفت ۔/۲؎ کے ٹکٹ آنے پر۔ لٹریچر مفت منگوائیں۔ **جھکھڑ سوپ فیکٹری رجسٹرڈ جھکھڑ ضلع لائلپور پنجاب**

(صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے)

جناب ڈاکٹر ملک ممتاز احمد خان صاحب

ڈینٹل سرجن اینڈ ڈینٹسٹ قادیان

میں یہ تحریر کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے دواخانہ نورالدین رضؓ کا

سرمہ مبارک

کئی مریضوں کو استعمال کروایا جو کہ خدا کے فضل سے نہایت مفید ثابت ہوا۔ اور بہت دیر کی خراب آنکھیں سرمہ مبارک سے اچھی ہو گئیں۔ واقعی یہ سرمہ بہت مبارک ہے۔ الحمد للہ

خاکسار: ملک ممتاز احمد خان

سرمہ مبارک فی تولہ ۸/۲ روپے۔ تلہ رسائن دماغ اور آنکھوں کے اعصاب کو طاقت دینے کے لئے نصف ماہ کی خوراک ۸/۳ روپے

دواخانہ نورالدین قادیان

دواخانہ نورالدین رضؓ کے مجربات

قرص مرکب افسنتین

معدہ کے بخارات اور مراق اور خرابی جگر کے لئے مفید ہے۔ خوراک ایک ماہ چار روپے صرف

حبّ بخار

ملیریا کے واسطے۔ قیمت ۱۰۰ ٹکیہ چھ روپے

صندلین

خون کو صاف اور خون پیدا کرتی ہے۔ قیمت ۱۰۰ ٹکیہ دو روپے صرف

دواخانہ نورالدین رضؓ

1/18

مسلمانوں کی ترقی کی صرف ایک ہی راہ

طالب حق کو مفت **تبلیغ** کیلئے ایک روپیہ کی آمد

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ذیابیطس کی نہایت مجرب اور زود اثر دوا

طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں

قیمت ایکماہ کا کورس سات روپے

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین ٹارچز تیار ہوتی ہیں۔ جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

جب صبح کی تازہ ہوا چمن سے اپنے دوش پر چاند کی کرنوں سے چھنی ہوئی تازہ کلیوں کی خوشبو لئے آپ تک پہنچتی ہے تو آپ ایک لمحہ کیلئے بے خود ہو جاتے ہیں! آپ کے لب جنبش میں آتے ہیں۔ — کاش یہ ایکدفعہ پھر آئے!!!

لیکن ایک دفعہ نہیں آپ ہزار بار یہ لطف حاصل کریں۔ صرف ایک خط لکھکر ہمیں یاد کریں۔

امپیریل کیمیکل کمپنی

سول ایجنٹس

ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

بوسکی سفید نہایت عمدہ خوبصورت۔ مضبوط۔ پائیدار۔ زنانے سوٹوں کے لئے مردانہ قمیصوں کے واسطے سوتی کپڑوں کے مقابلہ میں ہزار درجہ بہترین اور بارعایت ہماری گارنٹی ہے۔ کہ مال کو دیکھ کر آپ تھوک کا آرڈر دیں گے۔ نرخ ۲/۸/۰ فی گز ۱۰ گز کا محصولڈاک ۱/۴/- ہے۔ آپ تھوڑا بہت مال ضرور منگوائیں۔ امریکن کلاتھ ایجنسی ۱۸۵۴ شیخ بڈھا سٹریٹ امرتسر (نمبر ۱۲)

ضروری خبریں

گاندھی جی کی بہار کو روانگی

دہلی ۱۳ اپریل:- کل رات گاندھی جی بذریعہ ٹرین پٹنہ روانہ ہوگئے۔ کل آپ نے چھٹی بار وائسرائے ہند لارڈ مونٹ بیٹن سے ملاقات کی۔ اس کے علاوہ کانگرسی لیڈر آچاریہ کرپلانی، پنڈت نہرو، سردار پٹیل، راجگوپال آچاریہ اور مولانا آزاد سے بھی طویل بات چیت کی۔ آپ نے کل پرارتھنا کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اخباروں میں شائع شدہ یہ اطلاع صحیح نہیں ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی سے شدید اختلافات کی وجہ سے میں نے بہار چلے جانے کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے کہا ہمارے درمیان بے شک بسا اوقات اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں بالعموم باہمی بات چیت سے دور کر لیا جاتا ہے۔

وائسرائے سے سیاسی گفت و شنید

نئی دہلی ۱۳ اپریل:- سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ گاندھی جی کی دہلی سے روانگی سے سیاسی گفت و شنید کا ایک دور ختم ہوگیا ہے۔ اب وائسرائے مسلم لیگ اور کانگرس کے خیالات سے پوری طرح آگاہ ہو چکے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اب وائسرائے برطانوی گورنمنٹ سے مشورہ کریں گے۔ اور اس کے بعد کوئی قدم اٹھائیں گے۔ کل وائسرائے ہند نے گاندھی جی کے علاوہ سردار پٹیل مولانا ابوالکلام آزاد اور مسٹر حسین امام سے بھی ملاقاتیں کیں۔ بتازہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس یکم مئی کو دہلی میں منعقد ہوگا۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے انعقاد کی تاریخ تا حال مقرر نہیں کی گئی۔ کل شام مسٹر محمد علی جناح نے مسلم لیگ کی کونسل آف ایکشن کے ممبروں اور عبوری حکومت کے مسلم لیگی ارکان سے دیر تک مشورہ کیا:-

مسلم لیگ کے بغیر دستور ساز اسمبلی کے کام میں مشکلات کا اعتراف

بمبئی ۱۳ اپریل: دستور ساز اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک تقریر کرتے ہوئے اعتراف کیا۔ کہ مسلم لیگ نے دستور ساز اسمبلی کا جو بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اس کی وجہ سے اسمبلی کے کاموں میں بہت مشکلات پیدا ہوگئی ہیں۔ آپ نے کہا۔ اسمبلی کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسے ملک کے سب طبقوں کا اعتماد حاصل ہو۔ میں سب لوگوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اسمبلی میں آئیں۔ اور وہاں آکر اپنی شکایات رفع کرنے اور اپنے مطالبات کو منوانے کی کوشش کریں۔ مسلم لیگ کی عدم شمولیت کی وجہ سے اسمبلی کا کام مشکل ہوگیا ہے۔ لیکن بہرحال ہم اپنے کام کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ملک کی موجودہ بے اعتمادی کی فضا کے متعلق کہا۔ تمام لوگوں کو اس فضا کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ ہم آزادی کی ذمہ داری کو اٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ آپ نے غذائی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا پنجاب سندھ اور یو۔پی سے گیہوں کی فصل کے متعلق حوصلہ افزا اطلاعات آرہی ہیں۔ امید ہے۔ کہ اب ہمیں نسبتاً کم مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ امید ہے کہ برما سے چاول بھی کافی مقدار میں آجائینگے جنوبی ہند میں فصلوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

کارخانہ داروں اور سورن ہندوؤں کو لیبر ممبر کا انتباہ!

بمبئی ۱۲ اپریل: مسٹر جگ جیون رام لیبر ممبر حکومت ہند نے کارخانہ داروں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کارخانہ داروں کو مزدوروں کی حالت کو سدھارنے کے سلسلے میں حکومت کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ ورنہ اگر مزدوروں میں بے چینی بدستور قائم رہی۔ تو اس سے ملک کی صنعتی ترقی کو سخت نقصان پہنچیگا۔

آپ نے اچھوتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر چھوت چھات کی مرض دور نہ ہوئی۔ اور آزادی ملنے پر ملک کے کروڑوں اچھوتوں کو بھی آزادی کا پھل نہ ملا۔ تو اس سے ملک کی آزادی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ آپ نے کہا محض قانون بنا دینے سے چھوت چھات کا مرض دور نہیں ہو سکتا اس کے لئے ہندو عوام کے خیالات میں تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے:-

مسلم لیگ کیطرف سے مرکز میں دو حکومتیں قائم کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۲ اپریل: معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے مسلم لیگ کی طرف سے وائسرائے کے سامنے مطالبہ پیش کیا ہے۔ کہ ہندو اکثریت اور مسلم اکثریت کے علاقوں کا آئین مرتب کرنے کے لئے دو اسمبلیاں مقرر کی جائیں۔ اس کے علاوہ آپنے مطالبہ کیا ہے۔ کہ موجودہ عارضی حکومت کو توڑ کر اس کی جگہ دو نئی عارضی حکومتیں قائم کی جائیں کانگرس ایک حد تک پاکستان پر رضامند ہوگئی ہے۔ اس کی کوشش یہ ہے۔ کہ پاکستانی صوبوں کو تقسیم پر زور دیا جائے۔ تاکہ پاکستان کمزور ہوتا جائے۔

غیر لیگی مسلمانوں کو لیگ میں شمولیت کی دعوت

مسٹر جناح نے تمام غیر لیگی مسلمانوں کو بالخصوص جمعیت العلماء ہند کے ارکان سے اپیل کی ہے کہ وہ حالات کی نزاکت اور مسلمانوں کے اتحاد کی خاطر مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔ آپ نے یہ اپیل جمعیت العلماء کے سیکرٹری کے خط کے جواب میں کی ہے۔ جس میں انہوں نے مشترکہ اساس پیدا کرنے کے لئے تمام مسلمانوں کی کانفرنس بلانے کی تجویز پیش کی تھی۔

کیونکہ لاقانونیت کی وجہ سے ابھی فضا مخدوش ہے بنگال گورنمنٹ نے ایک سرکاری اعلان میں بتایا ہے کل کلکتہ میں بہت حد تک قتل کی وارداتیں ہوتی رہیں۔ پولیس کو دو مقامات پر گولیاں چلانا پڑیں۔ اب حالات قابو میں ہیں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فوج کے جن ملازمین نے اپنی رخصت کے ایام میں پنجاب کے تازہ فسادات میں حصہ لیا ہے۔ ان کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ انہیں شدید سزا دی جائیگی لاہور میں کل جھوٹی افواہوں کی وجہ سے سخت خوف و ہراس طاری ہوگیا۔ اور کاروبار بند ہوگیا۔ لیکن پولیس کی بروقت کارروائی کی وجہ سے حالات اصلاح پذیر ہوگئے۔ راولپنڈی میں بھی افواہوں کی وجہ سے بے چینی رہی لیکن کوئی واردات نہیں ہوئی۔

وزیر اعظم بنگال مسٹر حسن شہید سہروردی نے ایک بیان میں کہا۔ نواکھلی کے متعلق گاندھی جی نے ایک تار کے ذریعے جن شکایات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے بیشتر درست نہیں ہیں۔ زیادہ تشویش کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے گاندھی جی اور ان کے رفقاء سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسی باتوں سے اجتناب کریں۔ جنکی بناء پر بنگال گورنمنٹ کے لئے قیام امن کو بحال رکھنا مشکل ہو جائے۔ آپ نے کہا۔ نواکھلی کے واقعات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کا ہی یہ نتیجہ ہوا ہے کہ ملک کے طول و عرض میں فسادات شروع ہوگئے ہیں

لاہور ۱۳ اپریل: مسٹر بھیم سین سچر سردار سورن سنگھ اور دیوان چمن لال نے تقسیم پنجاب کی حمایت کی ہے۔ اور گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ فوری طور پر صوبہ میں دو وزارتیں قائم کر دی جائیں کیونکہ صرف اسی طریق سے صوبہ کی تکلیفیں ختم ہو سکتی ہیں۔ اور امن قائم ہو سکتا ہے:-

قابلِ تقلید مثال

میاں مصباح الدین صاحب طالب علم ولد خلیفہ صلاح الدین صاحب پسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے حفاظت مرکز و وقف جائداد کے لئے ½ ۱/۷/۲۶ روپے دیئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ملک کے طول و عرض میں فسادات کے شعلے

امرتسر ۱۳ اپریل:- پرسوں جمعہ کے بعد جو ہیبتناک فرقہ وارانہ فساد دوبارہ نمودار ہوگیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں ۲۴ اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ پولیس کو کئی بار گولی چلانا پڑی۔ کئی مقامات پر آگ بھی لگائی گئی۔ اب پولیس اور فوج کے بھاری دستوں نے صورت حالات پر قابو پا لیا ہے۔ چوبیس گھنٹوں کے کرفیو آرڈر کے بعد آج صبح چار گھنٹوں کیلئے کرفیو کی پابندی اٹھالی گئی۔ تاکہ عوام راشن کا سامان فراہم کر سکیں۔ اس کے بعد صبح کے ۸ بجے سے کل نو بجے تک پھر کرفیو لگا دیا گیا ہے۔